82859-کیا عورتوں کے ختنہ کرنے میں کوئی صحیح حدیث وارد ہے ؟

سوال

کیا کسی صحیح حدیث میں دلیل ملتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو کسی بھی شکل یا طریقہ پر ختنہ کرانے کی اجازت دی تھی ؟

پسندیدہ جواب

ہمارے علم میں تو کوئی ایسی حدیث نہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو ختنہ کا حکم دیا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی عورت کی راہنمائی کرتے ہوئے ختنہ کرنے کا بہتر طریقہ بتایا تھا.

سنن ابو داود اور طبرانی الاوسط، اور بیھقی میں ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ :

"مدینہ میں ایک عورت ختنہ کیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ :

"تم بالکل ہی کاٹ کر ختم نہ کردو، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ فائدہ اور نفع مند ہے، اور خاوند کے لیے محبوب ترین اور پسندیدہ ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (5271) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"اشمي ولا تنهكي" الاشمام ختنہ کا قلیل سا حصہ کاٹنے کو کہتے ہیں، اور النھک کاٹنے میں مبالغہ کرنے کو کہتے ہیں.

یعنی تھوڑا سا کاٹو، اور کاٹنے میں مبالغہ مت کرو.

اس کے دلائل میں وہ عمومی دلائل بھی
شامل ہیں جن میں ختنہ کرنے کا ذکر آیا ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث
میں ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"پانچ اشیاء فطرتی ہیں : ختنہ کرانا،
زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5891) صحیح
مسلم حدیث نمبر (257).

یہ مردوں اور عورتوں کے لیے عام ہے،
صرف وہ اشیاء جو مردوں کے لیے خاص مثلا مونچھیں کاٹنا.

اور صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب وہ چار شاخوں کے درمیان بیٹھے
اور ختنہ ختنہ سے چھو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (349).

اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ :

"جب دونوں ختنے مل جائیں.."

سنن ترمذی حدیث نمبر (109).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے
صحیح بخاری میں باب باندھا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس تثنیہ سے مراد مرد اور عورت کا
ختنہ ہے.

اور عورت کا ختنہ اس طرح ہو گا کہ
پیشاب خارج ہونے والی جگہ پر مرغ کی کلغی جیسی چمڑی کا کچھ حصہ کاٹا جائے، سنت یہ
ہے کہ وہ ساری کلغی نہ کاٹی جائے بلکہ اس کا کچھ حصہ کاٹا جائے"

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(28/19
).

شافعی حضرات کے ہاں اور حنبلی وغیرہ
حضرات کے مشہور مسلک میں عورتوں کا ختنہ کرنا واجب ہے.

اور اکثر اہل علم یہ کہتے ہیں کہ
عورتوں کے لیے ختنہ کرنا واجب نہیں، بلکہ یہ سنت اور ان کے لیے تکریم کا باعث ہے.

لیکن یہاں ہم ایک تنبیہ کرنا چاہتے
ہیں کہ اس کے طبی طور پر بھی فوائد پائے جاتے ہیں، چاہے ختنہ کرنے کے واجب ہونے میں
علماء کا اختلاف ہے. ان فوائد کا سوال نمبر (
45528) کے جواب میں
بیان گزر چکا ہے.

واللہ اعلم.